# خطبہ جمعہ

بعنوان

# سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل اور کارنامے

## سلسلة منبر الحكمة

## 160

بتاریخ: 30 اگست 2019
بمطابق: ٢٨ ذو الحجة ١٤٤٠ ھ

به اهتمام

## الحکمۃ انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اهم نکات

❀ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل ؛ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے

❀ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا مقام؛ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میں

❀ ائمہ کرام رحمہم اللہ کے ہاں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا مقام ومرتبہ

❀ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے امتیازی کارنامے

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

﴿أُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [المجادلة: 22]

’’یہ وہ لوگ ہیں جن کے دِلوں پر اللہ تعالیٰ نے ایمان کو مکتوب کر دیا ہے اور اپنی جناب سے رُوح القدس کے ساتھ ان کی تائید فرمائی، اللہ ان کو ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہوں گی، یہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا اور یہ اس سے راضی ہو گئے۔ یہی لوگ اللہ کی جماعت ہیں (اور) آگاہ رہو! بلاشبہ اللہ کی جماعت کے لوگ ہی کامیابی پانے والے ہیں۔‘‘

آج کے خطبہ جمعۃ المبارک میں جس شخصیت کے امتیازی شان و مقام اور عظیم ومنفرد کارناموں کا تذکرہ ہوگا وہ ہیں صاحبِ رسول، خلیفۂ ثانی، خُسرِ نبی، مرادِ پیغمبر، فاروقِ اعظم سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔

آپ کی کنیت ابوحفص اور لقب فاروق (یعنی حق اور باطل میں فرق کرنے والے) تھا۔ کنیت اور لقب دونوں ہی رسولِ گرامی صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا کردہ تھے۔

آپ کا نسب نویں پشت میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔ آپ کی نویں پشت میں کعب کے دو بیٹے ہیں: مرہ اور عدی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرہ کی اولاد میں سے ہیں جبکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ عدی کی اولاد میں سے۔

آپ کے احوال وغیرہ سے قطع نظر؛ اس خطبے میں فضائل اور کارناموں کا مختصر سا تذکرہ مقصود ہے، کیونکہ آپ کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خدماتِ اسلام اس قدر عظیم اور وسیع ہیں کہ انہیں ایک خطبے میں سمونا ممکن نہیں ہے، بلکہ اس پر تو سیکڑوں صفحات پر مشتمل ضخیم کتابیں تالیف کی گئی ہیں۔

## سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل؛ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے

### ① سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت:

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا:

أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيكَ؟ قَالَ: ((عَائِشَةُ)) فَقُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: ((أَبُوهَا)) قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ عُمَرُ بنُ الْخَطَّابِ)) فَعَدَّ رِجَالًا.

اے اللہ کے رسول! آپ کی نگاہ میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ۔ میں نے پوچھا: مردوں میں سے کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ کے والد (یعنی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ) میں نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔ پھر آپ نے اور بھی لوگوں کے نام بتلائے۔

صحيح البخاري: 3662 ـ صحيح مسلم: 2384

### ② حق گوئی اور حق شناسی کی نبوی شہادت:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ)).

عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان اور دِل پر حق کو رکھ دِیا گیا ہے۔

[صحيح] مسند أحمد: 5145

### ③ علم وفقاہت پر شہادتِ رسول:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَينَا أَنَا نَائِمٌ شَرِبْتُ، يَعْنِي اللَّبَنَ، حَتّٰى انْظُرَ اِلَى الرِّيِّ يَجْرِي فِي ظُفُرِي، أَو فِي أَظْفَارِي، ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ)) فَقَالُوا: مَا أَوَّلْتَهُ؟ قَالَ: ((الْعِلْمُ)).

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دودھ پی رہا ہوں، میں نے اس قدر پیا کہ مجھے اپنے ناخنوں میں اس کی سیرابی نظر آنے لگی، پھر میں نے عمر کو دے دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: آپ نے اس خواب کی کیا تعبیر کی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

[صحيح] المستدرك للحاكم: 4496

یعنی جب میں علم سے خوب سیراب ہو گیا تو میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ گویا یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے عالم وفقیہ ہونے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت ہے۔

## ④ دِین داری کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثَّدْيَ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ، وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ اجْتَرَّهُ)) قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((الدِّينُ)).

میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے اور انہوں نے قمیضیں پہن رکھی ہیں۔ کچھ قمیضیں تو ایسی ہیں جو سینوں تک ہیں اور کچھ اس سے نیچے ہیں۔ عمر (رضی اللہ عنہ) کو جب میرے سامنے لایا گیا تو ان پر جو قمیض تھی وہ اسے گھسیٹ رہے تھے۔ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس خواب کی کیا تعبیر فرمائی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دِین۔

صحيح البخاري: 3691

یعنی اس خواب میں یہ اشارہ تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ خوب دِین دار ہوں گے اور دِین کی بڑی خدمت انجام دیں گے۔

## ⑤ مرادِ پیغمبر، مطلوبِ رسول:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی تھی کہ:

((اَللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ))

''اے اللہ! ان دو آدمیوں (یعنی) ابوجہل اور عمر بن خطاب میں سے جو بھی تجھے زیادہ محبوب ہے؛ اس کے ذریعے اسلام کو غلبہ عطا فرما۔''

[صحيح] سنن الترمذي: 3681

چنانچہ دعائے رسول قبول ہوئی اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ اس کے بعد اسلام اور مسلمانوں کو واضح قوت میسر ہوئی اور وہ کھل کر اللہ کی بندگی بجا لانے لگے۔

## ⑥ شیطان راستہ چھوڑ دے:

سیدنا سعد بن ابووقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ)).

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تمہیں شیطان راستے میں چلتا ہوا دیکھ لے تو وہ اپنا راستہ بدل کر دوسرے راستے پر چلنے لگتا ہے۔

صحيح البخاري: 3294 ۔ صحيح مسلم: 2396

## ⑦ اے عمر! شیطان آپ سے ڈرتا ہے!

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ أَمَةً سَوْدَاءَ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَرَجَعَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ أَنْ أَضْرِبَ عِنْدَكَ بِالدُّفِّ، قَالَ: ((إِنْ كُنْتِ فَعَلْتِ فَافْعَلِي، وَإِنْ كُنْتِ لَمْ تَفْعَلِي فَلَا تَفْعَلِي))، فَضَرَبَتْ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ، وَدَخَلَ غَيْرُهُ وَهِيَ تَضْرِبُ، وَدَخَلَ عُمَرُ، قَالَ: فَجَعَلَتْ دُفَّهَا خَلْفَهَا، وَهِيَ مُقَنَّعَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَفْرَقُ مِنْكَ يَا عُمَرُ، أَنَا جَالِسٌ هَاهُنَا وَدَخَلَ هٰؤُلَاءِ فَلَمَّا أَنْ دَخَلْتَ فَعَلَتْ مَا فَعَلَتْ)).

ایک سیاہ فام عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ اس وقت ایک غزوے سے واپس آئے تھے۔ اس عورت نے کہا: میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو واپس لے آئے گا تو میں آپ کے پاس دَف بجاؤں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے بجانا ہے تو بجالو اور اگر نہیں بجانا تو مت بجاؤ۔ چنانچہ اس نے دف بجایا، اتنے میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو وہ بجاتی ہی رہی، ان کے بعد ایک اور صحابی آئے تو پھر بھی وہ بجاتی رہی، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے تو اس نے اپنا دف اپنے پیچھے پھینک دیا، اس نے نقاب اوڑھا ہوا تھا، یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! یقیناً شیطان آپ سے ڈرتا ہے، میں یہاں بیٹھا ہوا تھا اور یہ لوگ داخل ہوئے (تو یہ عورت دف بجاتی رہی) لیکن جب آپ داخل ہوئے تو اس نے ایسا کیا جو اس نے کیا (یعنی دف پھینک دیا)۔

[إسناده قوي] مسند أحمد: 22989

## ⑧ باطل سے نفرت پر نبوی گواہی:

سیدنا اسود بن سریع رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي قَدْ حَمِدْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِمَحَامِدَ وَمِدَحٍ وَإِيَّاكَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَأْذَنَ أَدْلَمُ، طُوَالٌ، أَصْلَعُ، أَعْسَرُ يَسَرٌ، قَالَ: فَاسْتَنْصَتَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَوَصَفَ لَنَا أَبُو سَلَمَةَ، يَعْنِي حَمَّادًا،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

كَيْفَ اسْتَنْصَتَهُ قَالَ: كَمَا يُصْنَعُ بِالْهِرِّ ، فَدَخَلَ فَتَكَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجَ ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ هٰذَا الَّذِي تَسْتَنْصِتُنِي لَهُ؟ فَقَالَ: ((هٰذَا رَجُلٌ لَا يُحِبُّ الْبَاطِلَ ، هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ)).

میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے رب کی تعریف اور آپ کی مدح میں کچھ اشعار کہے ہیں۔ پھر راوی نے آگے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا: ایک آدمی آیا جس کا گندمی رنگ اور لمبا قد تھا، سر کے کچھ بال گرے ہوئے تھے اور دونوں ہاتھوں سے کام کرنے والا تھا، اس نے اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے خاموش کرا دیا......ابوسلمہ نے نبی ﷺ کے خاموش کرانے کا انداز بھی بیان کیا، جس طرح بلی کے ساتھ کیا جاتا ہے...... پھر وہ آدمی اندر آیا اور اس نے کچھ دیر بات چیت کی، پھر چلا گیا۔ راوی نے آگے حدیث بیان کی کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ کون شخص ہے جس کی وجہ سے آپ مجھے خاموش کرا دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص باطل کو پسند نہیں کرتا، یہ عمر بن خطاب ہے۔

[إسناده حسن لغيره] مسند أحمد: 15590

### ⑨ پاکیزہ سیرت وکردار پر نبوی گواہی:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ ، نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ، نِعْمَ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ ، نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ)).

ابوبکر اچھے آدمی ہیں، عمر اچھے آدمی ہیں، ابوعبیدہ بن جراح اچھے آدمی ہیں، اُسید بن حضیر اچھے آدمی ہیں، ثابت بن قیس بن شماس اچھے آدمی ہیں، معاذ بن جبل اچھے آدمی ہیں اور معاذ بن عمرو بن جموح اچھے آدمی ہیں۔ اللہ ان تمام سے راضی وخوش ہوا۔

[صحيح] الأدب المفرد: 337 ـ مسند أحمد: 9431 ـ المستدرك للحاكم: 5031

### ⑩ نبی ﷺ کے بعد اُمت کے مقتدیٰ:

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ جب آپ ﷺ نے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

((إِنِّي لَسْتُ أَدْرِي مَا قَدْرُ بَقَائِي فِيكُمْ ، فَاقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي)).

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یقیناً مجھے نہیں معلوم کہ میں کتنا عرصہ تم میں موجود رہوں گا، سوتم (میری رحلت کے بعد) ان کی اقتدا کرنا جو میرے بعد (خلیفہ) ہوں گے۔

[إسناده حسن] فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل: 479

## ⑪ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا!

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ)).

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔

[صحيح] سنن الترمذي: 3686 ۔ فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل: 498

نبی ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ ﷺ پر سلسلۂ نبوت ختم ہو چکا ہے، لیکن آپ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کو بیان کرنے کے لیے یہ فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔ گویا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اس قدر فضائل کے حامل تھے کہ نبی ﷺ نے اس منصب کے لیے اگر کسی کا انتخاب فرمایا تو فقط آپ ہی کا نام لیا۔

## ⑫ میری اُمت کا محدث:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُونَ، فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ)).

تم سے پہلی اُمتوں میں محدث ہوا کرتے تھے، سو اگر میری اُمت میں کوئی محدث ہوا تو یقیناً وہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) ہوں گے۔

صحيح البخاري: 3689 ۔ صحيح مسلم: 2398

محدَّث سے مراد اللہ تعالیٰ کا ایسا محبوب ومقرب بندہ کہ جس پر اللہ کی طرف سے الہام ہو اور اس کی زبان پر حق جاری ہو جائے، یا جس سے فرشتے ہم کلام ہو، یا جس کی رائے بالکل حق اور درست ثابت ہو۔ بے شائبہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ایسے ہی شخص تھے۔

## ⑬ اس اُمت کا معلم:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَفِي أُمَّتِهِ مِنْ بَعْدِهِ مُعَلَّمٌ، أَوْ مُعَلَّمٌ، فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَهُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، إِنَّ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ)).

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہر نبی کے بعد اس کی اُمت میں ایک معلم ضرور ہوا ہے، سو اگر میری اُمت میں سے کوئی معلم ہوا تو وہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) ہوں گے، یقیناً عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان اور دِل پر حق (جاری کر دِیا گیا) ہے۔

[إسناده حسن] فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل: 518 ۔ الطبقات لابن سعد: 2/ 335

### ⑭ اللہ کے دِین کے سخت پاسدار:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ ، وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ)).

میری اُمت میں سب سے زیادہ میرے اُمتیوں پر رحم کرنے والے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملے میں سب سے سخت عمر (رضی اللہ عنہ) ہیں۔

[صحیح] سنن الترمذی: 3790 ۔ سنن ابن ماجه: 154

### ⑮ عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا، اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور تیسرا کوئی بھی وہاں موجود نہیں تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما پر پڑی تو فرمایا:

((هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ)).

یہ دونوں، نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ اے علی! تم انہیں یہ بات مت بتانا۔

[صحیح] سنن الترمذی: 3664 ۔ سنن ابن ماجه: 100

اسی طرح امام شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا، ایک روز یہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى سَيِّدَيْ كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَيْنِ الْمُقْبِلَيْنِ)).

جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ نبیوں اور رسولوں کے علاوہ (باقی تمام) اگلے پچھلے عمر رسیدہ جنتیوں کے سرداروں کو دیکھے، تو وہ آنے والے ان دو اصحاب کو دیکھ لے۔

[رجاله ثقات] فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل: 710

### ⑯ زندگی میں ہی شہادت کا درجہ:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اُحد پہاڑ پر چڑھے تو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وہ ان سے لرز اُٹھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اثْبُتْ اُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ))

''اے اُحد! ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔''

صحيح البخاري: 3675

## ⑰ زبانِ نبوت سے جنت کی بشارت:

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ کے ایک باغ میں موجود تھا۔ اچانک ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

((افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))

''دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دے دو۔''

میں نے دروازہ کھولا تو وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے انہیں وہ بشارت دی جو نبی ﷺ نے فرمائی تھی۔ انہوں نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر ایک اور شخص آیا، اس نے بھی اندر آنے کی اجازت چاہی۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا:

((افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))

''دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دے دو۔''

میں نے دروازہ کھولا تو وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے انہیں وہ بشارت سنائی جو نبی ﷺ نے دی تھی۔ انہوں نے بھی اس پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ اس کے بعد ایک اور شخص نے دروازہ کھولنے کو کہا، تو نبی ﷺ نے پھر فرمایا:

((افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوٰى تُصِيبُهُ))

''دروازہ کھول دو اور اسے اس آزمائش پر (صبر کرنے کے بدلے میں) جنت کی بشارت دے دو جو اس پر آئے گی۔''

میں نے دیکھا تو وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے انہیں اس بات سے آگاہ کیا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھی، تو انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور کہا: اللہ ہی مددگار ہے۔

صحيح البخاري: 3693 ۔ صحيح مسلم: 2403

## ⑱ جنت میں سونے کا محل:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ، قُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذَا لِشَابٍّ مِنْ قُرَيْشٍ، فَظَنَنْتُ أَنِّي أَنَا هُوَ، قَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ)).

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں جنت میں داخل ہوا تو مجھے سونے کا ایک محل دِکھائی دیا، میں نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا: ایک قریشی نوجوان کا۔ میں نے سوچا کہ وہ میں ہی ہوں گا۔تو فرشتوں نے بتلایا کہ عمر بن خطاب کا۔

[إسناده صحيح] مسند أبي يعلى: 3860 ـ فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل: 451

## سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا مقام؛ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میں

### ① زبانِ عمر پر سکینت کا نطق:

امام شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا:

مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلى لِسَانِ عُمَرَ.

ہم اس بات کو بعید از امکان نہیں سمجھا کرتے تھے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت بولتی تھی۔

[إسناده قوي] مسند أحمد: 834 ـ المعجم الكبير للطبراني: 9/ 184

سکینت سے مراد زبان کا وقار و سنجیدگی اور دِل کا سکون واطمینان ہے، جو رب تعالیٰ کی طرف سے اس کے نیکوکار اور پاکباز بندوں کو حاصل ہوتا ہے۔

### ② عمر رضی اللہ عنہ کی موافقت میں نزولِ قرآن:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ أَمْرٌ قَطُّ، فَقَالُوا فِيهِ وَقَالَ فِيهِ ابْنُ الْخَطَّابِ، أَوْ قَالَ: عُمَرُ، إِلَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ.

لوگوں کو جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہوا اور اس کے متعلق لوگوں نے بھی رائے دی اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی رائے دی، تو اسی رائے کے مطابق قرآن نازل ہو گیا جو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دی۔

[صحيح] سنن الترمذي: 3682

### ③ عمر رضی اللہ عنہ نے دین کو مضبوط و مستحکم کیا:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جنگِ جمل کے روز فرمایا:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَعْهَدْ إِلَيْنَا عَهْدًا نَأْخُذُ بِهِ فِي إِمَارَةٍ، وَلَكِنَّهُ شَيْءٌ رَأَيْنَاهُ مِنْ قِبَلِ أَنْفُسِنَا، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلى أَبِي بَكْرٍ، فَأَقَامَ وَاسْتَقَامَ، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلى عُمَرَ، فَأَقَامَ وَاسْتَقَامَ، حَتّٰى ضَرَبَ الدِّينُ بِجِرَانِهِ.

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

امارت کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کوئی وصیت نہیں فرمائی تھی جس پر ہم عمل کرتے، بلکہ یہ تو ایک چیز تھی جسے ہم نے خود سے منتخب کر لیا تھا۔ پہلے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ پر اللہ کی رحمت ہو، انہوں نے قائم رکھا اور خود بھی ثابت قدم رہے۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا، اللہ تعالیٰ کی عمر رضی اللہ عنہ پر رحمت ہو، انہوں نے بھی قائم رکھا اور خود بھی ثابت قدم رہے، یہاں تک کہ دین نے اپنی گردن زمین پر گاڑ لی (یعنی مضبوط و مستحکم ہو گیا)۔

[إسناده صحيح] مسند أحمد: 921 ـ السنة لابن أبي عاصم: 118

## ④ ان جیسا اعمال نامہ کسی کا نہیں!

ابوجعفر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمَّا غُسِّلَ وَكُفِّنَ وَوُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ، وَسُجِّيَ عَلَيْهِ بِثَوْبٍ، قَالَ عَلِيٌّ: مَا عَلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا فِي صَحِيفَتِهِ مِنْ هٰذَا الْمُسَجّٰى.

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو جب غسل دے کر اور کفن پہنا کر چارپائی پر لٹا دیا گیا اور ان پر ایک کپڑا ڈال دیا گیا، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رُوئے زمین پر کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ مجھے اس کپڑا اوڑھے شخص سے بڑھ کر جس کے اعمال نامے کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند ہو۔

[رجال الإسناد ثقات] تاريخ المدينة لابن شبّة: 1/ 274 ـ التاريخ الكبير: 4/ 284

## ⑤ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نیک لوگوں میں سرفہرست:

طارق بن شہاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّهَلَا بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

جب نیک لوگوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سرفہرست ہوتے ہیں۔

[إسناده صحيح] مسند أحمد: 25152 ـ المعجم الكبير للطبراني: 9/ 180 ـ المستدرك للحاكم: 4522

## ⑥ عمر رضی اللہ عنہ سے بڑا کوئی قاری اور فقیہ نہیں دیکھا:

سیدنا قبیصہ بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا رَأَيْتُ رَجُلًا قَطُّ أَعْلَمَ بِاللّٰهِ وَلَا أَقْرَأَ لِكِتَابِ اللّٰهِ وَلَا أَفْقَهَ فِي دِينِ اللّٰهِ مِنْ عُمَرَ.

میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والا، کتاب اللہ کو پڑھنے والا اور دین کی خوب سمجھ رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

[إسناده صحيح] فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل: 472 ـ التاريخ الكبير: 4/ 175 ـ مجمع الزوائد للهيثمي: 9/ 77

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

## ⑦ اس اُمت کی تیسری بہترین شخصیت:

عمرو بن حُریث بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

خَيْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ ، وَخَيْرُهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ ، وَلَوْ شِئْتُ سَمَّيتُ الثَّالِثَ.

اس اُمت کی بہترین شخصیت، ان کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد، ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور ابوبکر کے بعد ان کی سب سے بہترین شخصیت عمر رضی اللہ عنہما ہیں، اور اگر میں چاہوں تو تیسرے کا نام بھی لے سکتا ہوں۔

[إسناده صحيح] مسند أحمد: 879

اسی طرح عمرو بن حُریث ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ فرماتے سنا:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالثَّانِي؟ فَإِنَّ الثَّانِيَ عُمَرُ.

کیا میں تمہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس اُمت کا بہترین شخص نہ بتاؤں؟ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ کیا میں تمہیں دوسرا (بہترین) شخص نہ بتاؤں؟ یقیناً دوسرے شخص عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

[إسناده حسن] فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل: 398

## ⑧ مسلمانوں کو غلبہ نصیب ہوا:

قیس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ.

جب سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تب سے ہم ہمیشہ غالب ہی رہے۔

[إسناده صحيح] المعجم الكبير للطبراني: 9/ 182

## ⑨ عہد فاروقی میں اسلام کا بول بالا ہوا:

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِنَّ عُمَرَ لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَانَ الْإِسْلَامُ كَالرَّجُلِ الْمُقْبِلِ؛ لَا يَزْدَادُ إِلَّا قُرْبًا ، فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ كَانَ الْإِسْلَامُ كَالرَّجُلِ الْمُدْبِرِ؛ لَا يَزْدَادُ إِلَّا بُعْدًا.

یقیناً جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا تو اسلام اس شخص کی طرح ہو گیا تھا جو آ رہا ہو اور اس کی قربت بڑھتی ہی جا رہی ہو، لیکن جب عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہو گئی تو اسلام اس شخص کی طرح ہو گیا تھا جو جا رہا ہو اور اس کی دُوری بڑھتی ہی جا رہی ہو۔

[إسناده صحيح] فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل: 473 ـ الطبقات لابن سعد: 3/ 373

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

### ⑩ اللہ کی قسم! عمر جنتی ہیں!

مصعب بن سعد سے مروی ہے کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وَاللّٰهِ إِنَّ عُمَرَ فِي الْجَنَّةِ ، وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي حُمْرَ النَّعَمِ ، وَإِنَّكُمْ تَفَرَّقْتُمْ قَبْلَ أَنْ أُخْبِرَكُمْ ، قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي رَأَى فِي شَأْنِ عُمَرَ ، فَقَالَ: رُؤْيَا النَّبِيِّ حَقٌّ.

اللہ کی قسم! عمر رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔ میں یہ پسند نہیں کروں گا کہ مجھے سرخ اونٹ ملیں اور تم اس سے پہلے ہی تفرقہ بازی میں پڑ جاؤ کہ میں تمہیں کچھ بتلاؤں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے نبی ﷺ کا وہ خواب بیان کیا جو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں دیکھا تھا، اور فرمایا: نبی کا خواب حق ہوتا ہے۔

[صحيح لغيره] مسند أحمد: 22035

## ائمہ کرام رحمہم اللہ کے ہاں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا مقام ومرتبہ

### ① نیک اہلِ ایمان سے مراد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ:

امام سعید بن جبیر رحمہ اللہ قرآنِ کریم کے اس فرمان: ﴿وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ﴾[التحريم: 4] (نیک اہل ایمان) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

[رجال الإسناد ثقات] فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل: 333 ۔ تفسير الطبرى: 28/ 105

### ② سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میزانِ عدل تھے:

معتمر بیان کرتے ہیں کہ میرے والد اور ابوعثمان رحمہما اللہ نے فرمایا:

إِنَّمَا كَانَ عُمَرُ مِيزَانًا ، لَا يَقُولُ كَذَا وَلَا يَقُولُ كَذَا.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ترازو کی ہی حیثیت رکھتے تھے، وہ نہ تو یوں کہتے اور نہ ہی یوں۔

[إسناده صحيح] فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل: 332

یعنی بالکل حق اور راست گوئی سے کام لیتے تھے، نہ کسی کی بے جا حمایت میں بولتے اور نہ ہی کسی کی حق تلفی کرتے تھے، بلکہ ترازو کی طرح برابر اور درست رہتے۔

### ③ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے بغض رکھنا کبیرہ گناہ:

ابواحوص اور عمرو بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ ہم نے امام اسحاق رحمہ اللہ کو فرماتے سنا:

بُغْضُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنَ الْكَبَائِرِ.

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما سے بغض رکھنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

[إسناده حسن] التاريخ الكبير: 3/ 319

### ④ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک تہائی اسلام تھے:

ابواسحاق سے مروی ہے کہ عمرو بن میمون رحمہ اللہ نے فرمایا:

إِنِّي لَأَرٰى هَلَاكَ عُمَرَ هَدَمَ ثُلُثَ الْإِسْلَامِ.

یقیناً میں سمجھتا تھا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی وفات سے ایک تہائی اسلام ختم ہو گیا۔

[إسناده صحيح] التاريخ الكبير: 3/ 374

## تین کاموں میں ربِ کریم سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی موافقت

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وَافَقْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثٍ، أَوْ وَافَقَنِي رَبِّي فِي ثَلَاثٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَوِ اتَّخَذْتَ الْمَقَامَ مُصَلًّى، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ [البقرة:١٢٥]، وَقُلْتُ: لَوْ حَجَبْتَ عَنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، فَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ، قَالَ: وَبَلَغَنِي عَنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ شَيْءٌ فَاسْتَقْرَيْتُهُنَّ أَقُولُ لَهُنَّ: لَتَكُفُّنَّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لَيُبْدِلَنَّهُ اللّٰهُ بِكُنَّ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ، حَتّٰى أَتَيْتُ عَلٰى إِحْدٰى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَتْ: يَا عُمَرُ، أَمَا فِي رَسُولِ اللّٰهِ مَا يَعِظُ نِسَاءَهُ، حَتّٰى تَعِظَهُنَّ أَنْتَ؟ فَكَفَفْتُ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿عَسٰى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ﴾ [التحريم:٥] الْآيَةَ.

تین کاموں میں میری بات رب تعالیٰ کے موافق ہوئی ہے، یا (کہا کہ) رب تعالیٰ کی بات میری بات کے موافق ہوئی ہے (یعنی جیسا میں نے سوچا اللہ تعالیٰ نے اسی طرح حکم جاری فرما دیا۔ پہلی بات یہ تھی کہ): میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ مقامِ ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لیں (تو کیا خوب ہو) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ ''اور مقامِ ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لو۔'' (دوسری بات یہ تھی کہ) میں نے عرض کیا: کاش کہ آپ اُمہات المومنین کو پردے کا حکم فرما دیں، کیونکہ ان کے پاس اچھے برے (ہر طرح) کے لوگ آتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے پردے (کے حکم والی) آیت نازل فرما دی۔ اور (تیسری بات یہ تھی کہ) مجھے امہات المومنین کے بارے میں ایک بات

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کا پتا چلا (کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے خرچے وغیرہ میں اضافے کا مطالبہ کر رہی ہیں) تو میں حقیقت جاننے کے لیے ان کے پاس گیا اور ان سے کہا: تم رسول اللہ ﷺ (کو پریشان کرنے سے) باز آ جاؤ، یا پھر (ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ) اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو تمہاری متبادل ایسی بیویاں دے دے جو تم سے بہتر ہوں گی۔ یہاں تک کہ میں امہات المؤمنین میں سے ایک کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: اے عمر! رسول اللہ ﷺ تو اپنی ازواج کو اتنی نصیحتیں نہیں کرتے جتنی آپ کرتے رہتے ہیں۔ تو میں رُک گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ﴾ ''ہو سکتا ہے کہ اگر نبی ﷺ تمہیں طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بدلے میں تم سے بہتر بیویاں عطا فرما دے، جو مسلمان بھی ہوں گی، اہل ایمان بھی ہوں گی اور فرمانبردار بھی ہوں گی۔''

صحيح البخاری: 402 ـ صحيح مسلم: 2399

# سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے امتیازی کارنامے

① ...... دیوان مرتب کروائے اور اہلِ فن کی قدر شناسی کی۔ ابونضرہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَوَّلُ مَنْ دَوَّنَ الدَّوَاوِينَ، وَعَرَفَ الْعُرَفَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

سب سے پہلے جس نے دیوانوں کو تدوین کیا اور صاحبِ فن لوگوں کو متعارف کرایا؛ وہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔

[إسناده صحيح] فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل: 464 ـ الطبقات لابن سعد: 3/ 300

بعض نے دَوَّنَ الدَّوَاوِينَ کا ترجمہ کیا ہے: ''رجسٹر و دفاتر قائم کیے۔'' یعنی حساب و کتاب کے نظام کے لیے۔ اگر یہ معنی بھی لیا جائے تو پھر بھی یہ بہت امتیازی کارنامہ تھا کہ تمام سرکاری امور کا باقاعدہ لکھا ہوا حساب موجود ہو۔

② ......مساجد میں ماربل لگوایا۔ محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ حَصَبَ الْمَسَاجِدَ عُمَرُ.

سب سے جس نے مسجدوں میں پتھر بچھائے وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

[إسناده صحيح] الطبقات لابن سعد: 3/ 284

③ ......مسجد نبوی کی سب سے پہلے توسیع سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ہی کی۔ اس توسیع میں دس ہاتھ قبلہ کی جانب، بیس ہاتھ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مغرب کی جانب اور ستر ہاتھ شمال کی جانب مسجد کی جگہ بڑھائی گئی۔ اس سے پہلے مسجد نبوی کا فرش مٹی کا تھا، آپ نے پتھروں سے اسے پختہ کرایا، تاکہ لوگ صاف اور بہترین جگہ پر نماز ادا کر سکیں۔

أخبار عمر، ص: 126

④ ......آپ نے مختلف علاقوں میں پختہ سڑکیں بنوائیں اور اپنے گورنروں کو خط لکھے کہ ان کی تعمیر و مرمت کا کام مفتوحہ علاقوں کے لوگ کریں گے، تاکہ ان کے لیے بھی وسیلۂ روزگار بن سکے۔

أشهر مشاهير الإسلام: 2/ 342

⑤ ......سرحدوں پر فوجی اور تمدنی مراکز کے طور پر شہر آباد کیے۔ چونکہ عہد فاروقی میں فتوحات کا سلسلہ بہت وسیع ہو گیا تھا، چنانچہ سرحدوں پر چھوٹے بڑے شہر بسا کر لوگوں کو ترغیب دی گئی کہ ہجرت کر کے جہادی مراکز کے پاس سکونت اختیار کریں۔ اس دوران جو سب سے اہم شہر بسائے گئے وہ بصرہ، کوفہ، موصل، فسطاط، جیزہ اور سرت تھے۔

تاريخ الدعوة الإسلاميه، ص: 340

⑥ ......فوجی چھاؤنیاں۔ مفتوحہ علاقوں کے تمام شہروں میں اور خاص طور پر شام کے شہروں میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فوجی چھاؤنیاں قائم کیں۔ انہیں آپ نے اجناد کا نام دیا۔ ان چھاؤنیوں میں فوج کے رہنے کے لیے بیرکیں بنائیں اور گھوڑوں کے اصطبل بنائے، جن میں بیک وقت کم از کم چار ہزار گھوڑے ساز و سامان کے ساتھ ہر وقت تیار رہتے تھے۔

البداية والنهاية: 7/ 138

⑦ ......عشور، یعنی کسٹم آمدنی کا نظام سب سے پہلے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مرتب کیا۔ سیدنا عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ جَعَلَ الْعُشُورَ فِي الْإِسْلَامِ عُمَرُ.

سب سے پہلے جس نے اسلام میں عشور (کسٹم آمدنی) کا نظام جاری کیا وہ عمر رضی اللہ عنہ تھے۔

[إسناده صحيح] فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل: 465 ـ الأموال لأبي عبيد، ص: 713

اس سے مراد وہ آمدنی ہے جسے اسلامی سلطنت سے گزرنے والی تجارت پر عائد کیا جاتا ہے۔

⑧ ......سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں ہر اسلامی ریاست میں ایک دُور اندیش اور صاحبِ بصیرت گورنر مقرر کیا اور اس کو چند معاونین بھی دیتے جو زکاۃ و خراج کی وصولی، دستاویز کی تیاری، جہاد کی تیاری اور دیگر انتظامی امور سرانجام دیتے تھے۔

⑨ ......سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے زمین و جائیداد کے معاملات، جزیہ کا تخمینہ لگانے اور مردم شماری کے لیے الگ الگ افسران مقرر کیے، جن کی حسبِ لیاقت تنخواہ لگائی۔ منقول ہے کہ مقررہ تاریخ سے تنخواہ لیٹ نہیں کی جاتی تھی۔

سياسة المال فى الإسلام، ص: 198

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

⑩ ......آپ نے فوج کے معاملات کا کافی اہتمام کیا، فوجی دیوان منظّم کیا اور عطیات کی تقسیم میں نبی ﷺ کے ساتھ نسبی قرابت داری اور اسلام میں سبقت کو معیار بنایا۔

سياسة المال في الإسلام، ص: 119

⑪ ......اپنی الگ کرنسی کے طور پر اسلامی سکے کا اجراء کیا، جو سونے اور چاندی کی دھاتوں سے بنے ہوتے تھے۔

⑫ ......علامہ ماوردی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسلامی درہم کی مقدار کو متعین کیا۔

الأحكام السلطانية، ص: 147

⑬ ......زرعی ترقی کے لیے اسلامی علاقوں میں خالی پڑی ہوئی زمینوں کو کاشت کاروں کے نام الاٹ کیا۔ اس سلسلے میں آپ نے عام اعلان فرما دیا کہ: اے لوگو! جس نے کسی بے آباد زمین کو آباد کیا؛ وہ اسی کی ہے۔

عصر الخلافة الراشدة، ص: 221

⑭ ......محکمہ عدل کا ارتقاء۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عدالتی نظام کو بہتر بنایا اور ترقی دی۔ آپ نے اس ادارے کو دیگر حکومتی اداروں سے الگ کر کے مستقل ادارہ بنایا، تاکہ فتوحات کے بعد اسلامی سلطنت کے پھیلنے سے کسی کو بھی کہیں بھی انصاف کی فراہمی میں مشکل درپیش نہ ہو۔

آپ کسی بھی شخص کو قاضی (جج) مقرر کرنے میں شدید احتیاط سے کام لیا کرتے تھے۔ عہدہ قضاء کے لیے آپ جن اوصاف کے حامل شخص کو منتخب فرماتے تھے؛ اہلِ علم نے وہ اوصاف یہ بیان کیے ہیں:

① شرعی احکام کا علم ہو ② متقی ہو ③ مال و دولت کا لالچ نہ ہو ④ ذہین اور دُوراندیش ہو ⑤ سختی کرنے میں بھی معتدل ہو اور نرمی برتنے میں بھی معتدل ⑥ شخصی رعب و دبدبہ اور قوت و طاقت کا حامل ہو ⑦ صاحبِ ثروت اور اعلیٰ حسب ونسب والا ہو۔

آپ جج حضرات کو فیصلہ کرتے ہوئے ان امور کو ملحوظ رکھنے کی وصیت فرماتے تھے:

① اخلاص وللّٰہیت سے متصف رہیں ② معاملے کی مکمل تحقیق ہو ③ اسلامی شریعت کے مطابق فیصلہ کیا جائے ④ پیچیدہ ومشکل معاملات میں اصحابِ علم وفراست سے مشورہ کر لیا جائے ⑤ فریقین کے ساتھ یکساں برتاؤ کیا جائے ⑥ کمزور شخص کی ہمت افزائی کی جائے ⑦ کسی اور علاقے سے آنے والے کے لیے فوری عدالتی کاروائی عمل میں لائی جائے یا اس کے قیام وطعام کا انتظام کیا جائے ⑧ کشادہ دِل اور متحمل مزاج رہیں ⑨ ہر اس کام سے اجتناب کیا جائے جو قاضی کی شخصیت کو مجروح کر سکتا ہو ⑩ فیصلہ کرتے ہوئے ظاہری دلائل وقرائن کا بھی اعتبار کیا جائے ⑪ طرفین میں مصالحت کی کوشش کی جائے ⑫ فردِ جرم ثابت ہونے تک کسی پر تہمت نہ لگائی جائے ⑬ قاضی خود کو بھی ماورائے قانون نہ سمجھیں۔

اندازہ کیجیے کہ اگر نظامِ عدالت اور جج حضرات ان اوصاف سے متصف ہو جائیں، تو کیا کسی کو عدالت یا عادل پر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اعتراض رہے گا؟ ہرگز نہیں! لہٰذا ضرورت ہے کہ فاروقی نظامِ عدل کا اِحیاء کیا جائے اور ہماری عدالتوں کو ان سنہری اصولوں سے آراستہ کیا جائے، تاکہ مثالی نظام کی فراہمی یقینی ہو۔

⑮ ......ترجمانی کے شعبے کو منظم کیا۔ دیگر علاقوں سے آنے والے عجمی وفود کے ساتھ گفتگو میں ترجمان کی ضرورت پڑتی تھی، آپ نے اس سلسلے میں کافی توجہ دی اور مختلف زبانوں کے ترجمان تیار کیے گئے۔

⑯ ......آپ والیانِ ریاست کی غلطی کو معاف نہیں کیا کرتے تھے بلکہ کئی ایک مثالیں موجود ہیں کہ آپ نے گورنروں، مشیروں اور نگرانوں کو اپنے فرائض سے پہلوتہی کرنے پر سزائیں دیں۔ آپ نے ایک بار فرمایا:

''ان لو! میں نے اپنے عمال (افسران) کو تمہارے پاس اس لیے نہیں بھیجا کہ وہ مار مار کر تمہاری چمڑیاں ادھیڑیں اور تمہارا مال تم سے چھین لیں، بلکہ انہیں اس لیے بھیجا ہے تاکہ تمہیں سنت نبوی اور دین کی باتیں سکھائیں۔ لہٰذا جس کے ساتھ اس کے خلاف برتاؤ کیا گیا ہو وہ اُٹھے اور بتائے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں اسے ضرور بدلہ دِلواؤں گا۔

الولاية على البلدان: 2/ 127 ـ الأموال لأبی عبید، ص: 63، 64

خطبہ رائٹر
حافظ فیض اللہ ناصر
03214697056

خطبہ حاصل کرنے کے لیے
03034125519
03014843312
03424449009

تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03015989211

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com